REGD. No. L. 5754

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

یوم پنجشنبہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے
۲۱ جمادی الاول ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۲۱ اخاء ۱۳۴۱ ہش ۔ ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۲۴۴

دعاؤں اور ذکر الٰہی کی مخصوص روایات کے ساتھ

ربوہ میں خدام الاحمدیہ کا اکیسواں سالانہ اجتماع شروع ہوگیا

خدام سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا ایمان افروز افتتاحی خطاب

اجتماع میں ۱۳۴ مجالس کے ۷۰۵ ۱ خدام کی شرکت ۔ گزشتہ سال کی نسبت ۴۰۸ خدام زیادہ شریک ہوئے

ربوہ ۲۰ اکتوبر ۔ کل مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو بعد نماز جمعہ کے بعد دعاؤں اور ذکر الٰہی کی مخصوص روایات کے ساتھ خدام الاحمدیہ کا اکیسواں سالانہ اجتماع شروع ہوگیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے مقام اجتماع میں تشریف لا کر خدام کو اپنے ایمان افروز خطاب سے نوازا۔ اور ایک پُرسوز اجتماعی دعاؤں کے ساتھ اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ امسال اجتماع کے پہلے روز ۱۳۴ مجالس کے ۱۷۰۵ خدام نے شرکت کی۔ ان میں سے ربوہ کے مقامی خدام کی تعداد ۱۰۵۲ اور بیرونی مجالس کے خدام کی تعداد ۶۵۳ ہے۔ گزشتہ سال ۹۱۵ مقامی خدام اور ۳۸۲ بیرونی خدام شریک ہوئے تھے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے شرکت کرنے والے خدام کی تعداد میں گزشتہ سال کی نسبت مجموعی طور پر ۴۰۸ خدام کا اضافہ ہوا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ۔ امسال اجتماع محلہ دارالرحمت شرقی اور محلہ دارالبرکات کے مقام اتصال پر اس جگہ منعقد ہو رہا ہے جہاں گزشتہ سال جلسہ سالانہ منعقد ہوا تھا۔

مقام اجتماع میں حضرت میاں صاحب کی تشریف آوری

افتتاحی اجلاس پونے تین بجے سہ پہر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے مقام اجتماع میں تشریف لانے کے بعد شروع ہوا۔ جب حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی بذریعہ موٹر کار مقام اجتماع میں تشریف لائے تو محترم جناب سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے آگے بڑھ کر حضرت میاں صاحب مدظلہ کا استقبال کیا۔ بعد ازاں آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے جملہ مہتممین کا حضرت میاں صاحب مدظلہ سے تعارف کرایا۔ ازاں بعد حضرت میاں صاحب مہتمم صدر صاحب مجلس مرکزیہ اور جملہ مہتممین کی معیت میں خوبصورت شامیانوں سے تیار کردہ اس وسیع و عریض پنڈال میں تشریف لائے جہاں اجتماع میں شریک جملہ خدام اور مقامی انصار آپ کے انتظار میں چشم براہ تھے۔ سب احباب نے احتراماً کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کیا۔ آپ کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد اجتماع کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کے روح پرور خطاب سے مستفید ہونے اور اجتماعی دعا میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے ربوہ کے مقامی انصار اور اطفال بھی بہت کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ نہ صرف یہ کہ پنڈال پوری طرح بھرا ہوا تھا بلکہ بہت سے احباب جگہ کی قلت کے باعث دروازوں میں کھڑے ہوئے تھے۔

افتتاحی اجلاس کی مختصر روئداد

افتتاحی اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ جو مکرم محمد اسلم صاحب عابد نے کی۔ بعد ازاں محترم جناب سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام سے ان کا عہد دہروایا۔ نہ صرف خدام نے بلکہ جملہ انصار اللہ نے بھی کھڑے ہو کر پورے جذبہ و جوش کے ساتھ آپ کی اقتدا میں عہد کے الفاظ دہرائے یہ منظر بھی اپنی ذات میں بہت ایمان افروز اور روح پرور تھا۔ احباب ہزاروں کی تعداد میں کھڑے نہایت درجہ خلوص اور عزم نیز پورے جذبہ و جوش کے ساتھ باآواز عہد کے الفاظ دہرا رہے تھے۔ اور مقام اجتماع کی فضا دلوں کی گہرائی سے اٹھنے والی ایک پُرکیف اجتماعی آواز سے گونج رہی تھی۔

سالانہ رپورٹ

عہد دہرانے کے بعد محترم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ نے سال بھر کے کام پر مجموعی جائزہ کی شکل میں سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس میں آپ نے ان تمام کاموں پر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی جو جملہ شعبوں کے تحت امسال انجام دیئے گئے۔ یہ رپورٹ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت معلومات افزا اور خوشکن تھی (باقی صفحہ ۸ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۰ اکتوبر بوقت ۷½ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اور فزیو تھیراپی کی مشقیں بھی کرائی گئیں۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اٰمین اللّٰھم اٰمین

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۰ اکتوبر۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے گردوں میں بوجھ اور متلی میں معمولی سا فرق معلوم ہوتا ہے لیکن کمزوری تاحال بہت ہے۔

احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت

ربوہ ۲۰ اکتوبر۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت پہلے سے تو بہتر ہے۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۰ اکتوبر۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے سورۃ توبہ کی آیت والمؤمنون والمؤمنات بعضھم اولیاء بعض یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ ویطیعون اللہ ورسولہ اولٰئک سیرحمھم اللہ ان اللہ عزیز حکیم کی تفسیر بیان کرتے ہوئے (باقی صفحہ ۸ پر)

ضروری اطلاع۔ آج بتاریخ ۲۱ اکتوبر پانچ بجے شام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی خدام الاحمدیہ کے ہال کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ (صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱۔ اکتوبر ۶۲ء

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی منفرد اہمیت

احباب کو معلوم ہے کہ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چار جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ اور احباب سے ملفوظات کی اہمیت بھی پوشیدہ نہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وقتاً فوقتاً اسلامی اصول اور مسایل کے متعلق جو باتیں روزمرہ کی گفتگو میں فرمائی ہیں اور جن کا ریکارڈ خاص کر الحکم اور بدر میں موجود ہے اور بعض نایاب تقاریر پر یہ ملفوظات مشتمل ہیں۔ چونکہ "الحکم" اور بدر ہر دوست کی دسترس کے اندر نہیں ہو سکتے جو جماعت کے اوّلین جرائد میں سے ہیں جن کے ایڈیٹر صاحبان نے نہایت محنت اور احتیاط سے ایسے کلمات محفوظ کر دئے ہیں جو حضور اقدس علیہ السلام کی زبان سے مختلف مواقع پر ادا ہوئے یا حضور اقدس علیہ السلام کی ایسی تقاریر ہیں جن کا ریکارڈ سوا ان اخبارات کے دستیاب نہیں ہو سکتا اس لئے ضروری ہوا کہ ان ملفوظات کو جو اخبارات کے صفحوں پر بکھرے ہوئے تھے اکٹھا کر کے کتابی صورت میں شائع کیا جاتا تاکہ جماعت ان کلمات طیبہ کی افادیت سے محروم نہ رہے۔ چنانچہ "الشرکۃ الاسلامیہ" کا خدا بھلا کرے کہ وہ اس وقت تک ان کی چار جلدیں شائع کر چکی ہے۔

ان ملفوظات سے بعض ایسے مسایل اور واقعات پر روشنی پڑتی ہے جو حضور اقدس علیہ السلام کی کسی مستقل تصنیف میں موجود نہیں ہیں۔ اور جو آپ کی سیرت۔ قرآن کریم کی شان اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدس اور اعلےٰ مقام کو بیان کرتے ہیں۔ بعض وضاحتیں فلسفہ دعا اور تعلق باللہ اور مکالمہ و مخاطبہ۔ ختم نبوت وغیرہ ضروری مسائل پر لاجواب حیثیت رکھتی ہیں۔ اور اسلامی تعلیمات پر ایسی روشنی ڈالتی ہیں کہ پہلے ایسی نہیں ڈالی گئی۔ بہت سے ایسے مسائل کو قرآن و حدیث کے حوالوں کے ساتھ واضح کیا گیا ہے جن کی وضاحت حسب زمانہ نہایت ضروری تھی اور جن کے الجھاؤ کی وجہ سے بہت سے مغربی تعلیم یافتہ لوگ اسلام کی روحانی قوتوں ہی سے منکر ہو سکتے ہیں۔

حق یہ ہے کہ ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باقیات صالحات میں سے نہایت اونچا مقام رکھتے ہیں بلکہ بہ اس لحاظ سے کہ ان میں روزمرہ کے پیدا ہونے والے مسایل کو حل کیا گیا ہے یکتا حیثیت رکھتے ہیں۔ ملفوظات کی اہمیت اور افادیت کی زیادہ وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں احباب اس کو جانتے ہیں تاہم یاد رہے کہ اس بیش بہا خزانے کا جلد دوبارہ شائع ہونے کا امکان نہیں ہے اس لئے چونکہ بہت تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں چاہیئے کہ احباب اپنا اپنا سیٹ جلد از جلد خرید لیں چونکہ ممکن ہے کہ بعض دوست جو یہ خزانہ حاصل کرنا چاہتے ہوں محروم رہ جائیں۔

الٰہی جماعتیں دوسروں کیلئے نمونہ بنتی ہیں

یہ حقیقت ہر احمدی دوست پر واضح ہے کہ الٰہی جماعتوں کے افراد کی انفرادی اور اجتماعی زندگی ایسی ہونی چاہیئے کہ وہ نہ صرف اپنی نجات کی ضامن ہو بلکہ دوسروں کے لئے بھی نمونہ کا کام دے چنانچہ قرآن کریم میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے "اسوہ حسنہ" اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی زندگیوں کو بطور نمونہ کے پیش کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے تتبع آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے اللہ کے نازل کردہ احکام کو زیر عمل لاکر جو کردار پیش کیا ہے وہ ہر لحاظ سے اتنا بلند اور اعلےٰ ہے کہ تاریخ اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتی۔

مسٹر لیکی نے اپنی تصنیف "یورپ کی تاریخ اخلاقیات" میں ایک جگہ لکھا ہے کہ "تاریخ انسانی میں اس کو دو ایسے واقعات ملتے ہیں کہ جو بالکل اچھوتے اور بے نظیر ہیں ایک تو یہ ہے کہ یونان نے چند ہی سالوں میں ایسے عظیم انسان پیدا کر دئے کہ جنہوں نے تمام "علوم و فنون" کی محکم بنیاد رکھدی اور دنیا آج تک یونان کے اس زمانے کا مقابلہ نہیں کر سکی۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو قوم اسلام اختیار کر لیتی ہے وہ پھر طاہرہ بت پرستی میں کبھی نہیں پڑ سکتی۔ بت پرستی سے فاضل مصنف کی یہ مراد ہے کہ جس طرح دوسری بت پرست اقوام مٹی۔ پتھر اور لکڑی کے بت بنا کر باقاعدہ ان کی بت پرستی کرتی ہیں۔ ایسی بت پرستی کوئی ایسی قوم پھر اختیار نہیں کرتی جو اسلام قبول کر لیتی ہے۔

بت پرستی بعض ادیان میں لازمی سمجھی جاتی ہے۔ ہندو اور دیگر کئی قدیم اقوام بلکہ کہنا چاہیئے کہ ساری قدیم اقوام اپنے اپنے قومی بتوں کی پرستش کرتی آئی ہیں اور نہ صرف ان سے اُخروی نجات کی طالب ہوتی ہیں بلکہ ان سے مرادیں طلب کرتی ہیں۔ آجکل ہم مسلمانوں میں جو قبر پرستی وغیرہ دیکھتے ہیں حقیقی بت پرستی اس سے بالکل الگ چیز ہے ہم لوگ قبروں سے مرادیں مانگنے والوں کو دراصل استعارۃً بت پرست کہتے ہیں اگر آپ ایسے لوگوں سے استفسار کریں تو وہ یہی وضاحت کریں گے کہ وہ قبروں کو نہیں پوجتے بلکہ اہل قبور کی شفاعت طلب کرتے ہیں۔ یہ اگرچہ یہ بھی بت پرستی ہی کی ایک قسم ہے مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ ایک مسلمان کسی دیوی دیوتا یا کسی اور قسم کا بت خود بنا کر اس کی پوجا پاٹ نہیں کر سکتا۔ مسٹر لیکی کا یہی مطلب ہے کہ آخر الذکر قسم کی بت پرستی کسی مسلمان قوم سے نہیں ہو سکتی۔

اس کی وجہ یہی ہے کہ قرآن کریم نے اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام نے آپ کے تتبع میں اپنے کردار سے حقیقی بت پرستی کو اس طرح خارج کیا ہے کہ مسلمانوں میں اس کا پھر سر اٹھانا ناممکن ہو گیا ہے۔

جس طرح مسلمان اقوام میں شراب خوری اور خنزیر سے پرہیز چلی آئی ہے اس سے بھی بڑھ کر حقیقی بت پرستی سے انہیں سخت نفرت ہو گئی ہوئی ہے اور یہ امر مسلمان کی فطرت میں اس الٰہی جماعت نے ہی راسخ کیا تھا جسکی تعلیم و تربیت سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود یا آپ کے تربیت یافتہ صحابہ کرام نے فرمائی تھی۔ بعض حالات میں بعض بے احتیاط اور بے پرواہ نام کے مسلمانوں نے شراب خوری اختیار کر لی ہو اور شاید خنزیر تک کھا لیا ہو مگر آج بھی ایک نام نہاد مسلمان حقیقی بت پرستی سے لرزاں ہو جاتا ہے۔

یہ درست ہے کہ نیشنلزم کے زیر اثر بعض اسلامی ممالک میں بھی مشاہیر زمانہ کے بت نصب کرنے کا رواج ہوتا جا رہا ہے اسلامی نقطۂ نظر سے خواہ یہ کتنا بڑا گناہ ہی کیوں نہ ہو تاہم یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان لوگوں نے اسی طرح بت پرستی شروع کی ہے جس طرح ہندو۔ بدھ۔ عیسائی وغیرہ اقوام اپنے پیشواؤں کو خدا تعالیٰ سمجھ کر پوجتی ہیں۔ ہماری اپنی رائے یہی ہے کہ مشاہیر کے بت نصب کرنا اسلامی شریعت کے منافی ہے۔ یہ ہرگز جائز نہیں لیکن مسٹر لیکی کے خیال کے مطابق جو چیز بت پرستی ہے وہ یہاں نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسی اقوام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نمونہ کی پیروی چھوڑ دی ہے چنانچہ ایک موقعہ پر سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنا مجسمہ نصب کرنے سے سختی سے منع فرمایا تھا اور آج بھی مسلمانوں کی ذہنیت اس نمونہ کی طفیل مجسموں کے نصب کو سخت نفرت سے دیکھتی ہے۔

چنانچہ پاکستان کے قیام پر پاکستان سے سوا ایک آدھ کے تمام ایسے مجسمہ اٹھا دئے گئے ہیں اگرچہ یہ افسوسناک ہے کہ یونیورسٹی لاہور کی عمارت کے سامنے ابھی تک ایک مجسمہ موجود ہے معلوم نہیں اسکی کیا وجہ ہے۔ عجائب گھروں میں بطور عبرت کے اگر ایسے مجسمے رہیں تو شاید تاریخی نقطۂ نظر سے کوئی اہمیت رکھتے ہوں۔ لیکن ہماری دانست میں اسلامی ممالک کو ان سے بالکل پاک کر دینا ہی بہتر ہے۔

اصل بات جو ہم کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ الٰہی جماعتیں اعلےٰ کردار کا جو نمونہ پیش کرتی ہیں ان کی بنیادی اہمیت ہوتی ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آج بھی مسلمانوں کو بت پرستی سے ویسی ہی نفرت ہے جیسی کہ ہونی چاہیئے اور اگر مسلمان اس قسم کی ذرا سی بھی خرابی دیکھتے ہیں تو وہ ضرور اس کے خلاف احتجاج کرتے ہیں۔ اگر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت ہمارے سامنے اپنا نمونہ نہ رکھتے اور نہایت سختی سے نہ روکتے تو یقیناً مسلمانوں میں بھی آج شراب نوشی

ضروری اعلان

ان طلباء اور طالبات کی اطلاع کے لئے جو امسال پُرانے کورس کا میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں اور جن کو اپنے طور پر کورس تیار کرنے میں دقت محسوس ہو رہی ہے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایک ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر جو ماشاء اللہ انگریزی اور سوشل سٹڈیز میں خاص طور پر ماہر ہیں اور تیس سالہ تعلیمی تجربہ رکھتے ہیں ربوہ میں رہائش پذیر ہیں۔ ٹیوشن کے خواہاں طلباء اور طالبات فوراً مجھ سے رابطہ قائم کر کے فائدہ اٹھائیں۔

(محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

احمدیت کا پیغام

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

آخری قسط

خلاصہ کلام یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا طریق اپنی جماعت کیلئے بھی کھولا اور اپنے منکروں کے سامنے بھی اسی طریق کو پیش کیا۔ ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے۔ وہ اب بھی کارخانہ عالم چلا رہا ہے دنیا کا بھی اور دین کا بھی۔ ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس سے تعلق پیدا کرے اور اس کے قریب ہوتا چلا جائے۔ اور وہ شخص جس پر ہدایت ظاہر نہیں ہوئی اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے ہی روشنی چاہے اور اسی کی مدد سے حقیقت تک پہونچنے کی کوشش کرے۔

پس اصل کام اور اصل پیغام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی تھا۔ کہ وہ دنیا کی اصلاح کریں اور بنی نوع انسان کو پھر خدا تعالیٰ کی طرف لے جائیں۔ اور جو لوگ خدا تعالیٰ کے ملنے سے مایوس ہیں ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی ملاقات کا یقین پیدا کریں اور اس قسم کی زندگی سے لوگوں کو روشناس کریں۔ جو موسےٰ اور عیسیٰ علیہما السلام اور دوسرے انبیاء کے زمانہ میں لوگوں کو نصیب تھی۔

اے عزیزو! پرانی کتابیں پڑھ کر دیکھو پھر خود اپنے اسلاف کی تاریخ دیکھو کیا ان لوگوں کی زندگیاں مادی تھیں کیا ان کے کام صرف مادی تدابیر سے چلتے تھے۔ وہ لوگ خدا تعالیٰ کی محبت کے حاصل کرنے کے لئے رات دن تڑپتے تھے اور ان میں سے کامیاب لوگ خدا تعالیٰ کے معجزات اور نشانات سے حصہ پاتے تھے۔ اور یہی وہ زندگی تھی۔ جو ان کو دوسری قوموں کے لوگوں سے ممتاز کرتی تھی لیکن آج وہ کونسا امتیاز ہے جو مسلمانوں کو ہندوؤں، عیسائیوں اور دوسری قوموں کے مقابلہ میں حاصل ہے؟ اگر کوئی ایسا امتیاز نہیں تو پھر اسلام کی ضرورت کیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسا امتیاز ہے۔ لیکن مسلمانوں نے اسے بھلا دیا۔ اور وہ امتیاز یہ ہے کہ اسلام میں ہمیشہ کے لئے خدا تعالیٰ کا کلام جاری ہے اور ہمیشہ ہی خدا تعالیٰ کے ساتھ براہ راست تعلق پیدا کیا جا سکتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضان کے یہی تو معنے ہیں۔ آپ کے فیضان کے یہ معنے تو نہیں ہوسکتے کہ ہم بی۔ اے یا ایم۔ اے کا امتحان پاس کرلیں۔ کیا ایک عیسائی بی۔ اے یا ایم۔ اے نہیں ہوتا۔ آپ کے فیضان کے یہ معنے تو نہیں ہیں۔ کہ ہم نے کوئی بڑا کارخانہ چلا لیا ہے کیا عیسائی اور ہندو اور سکھ ایسے کارخانے نہیں چلاتے۔ آپ کے فیضان کے یہ معنے تو نہیں کہ کوئی بڑی تجارتی کوٹھی ہم نے کھول لی۔ اور دور دراز ملکوں میں ہم نے تجارتی کاروبار جاری کردیا ہے۔ یہ بھی سب ہندو اور عیسائی اور یہودی کر رہے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضان کے یہی معنے ہیں کہ آپ کے طفیل انسان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ براہ راست تعلق ہو جائے۔ انسان کا دل خدا تعالیٰ کو دیکھے۔ اسکی روح کا اس سے اتحاد ہو جائے۔ وہ اس کا شیریں کلام سنے۔ اور خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانات اور آیات اس کے لئے ظاہر ہوں۔ یہ وہ چیز ہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کے بغیر کسی شخص کو دنیا میں نہیں مل سکتی۔ اور یہی وہ چیز ہے جس میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع دوسری قوموں سے ممتاز ہیں۔

پس اسی کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں کو توجہ دلائی اور یہی چیز اپنے نہ ملنے والوں کے سامنے پیش کی۔ کہ خدا تعالیٰ نے یہ کھویا ہوا موتی مجھے دیا ہے۔ اور یہ ضائع شدہ متاع مجھے بخشی ہے اور یہ سب کچھ مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اور آپ کی اتباع سے ملا ہے۔ ورنہ کس مقام پر آپ ہی کے فیضان نے مجھے پہونچایا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئے لیکن وہ سب جزوی حیثیت رکھتے ہیں۔ گو بہت اہم اور عظیم الشان ہیں۔ لیکن اصل کام یہی تھا کہ آپ نے دین کو دنیا پر مقدم کرکے اور مادیت پر روحانیت کو غالب کرنے کی مہم شروع کی۔ اور یقیناً اسلام کو دوسرے ادیان پر غلبہ اسی راستہ سے ہوگا۔ ہم توپوں اور بندوقوں سے اپنے ملک کا دفاع بھی کرینگے ہم بعض بعض دشمنوں پر ان ذرائع سے غالب بھی آئیں گے۔ لیکن ساری دنیا پر اسلام کو جو غلبہ حاصل ہوگا وہ اسی روحانی طریقہ سے حاصل ہوگا جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توجہ دلائی ہے جب مسلمان مسلمان ہو جائے گا جب وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے لگ جائے گا جب وہ روحانی اشیاء کو مادی اشیاء پر فوقیت دینے لگے گا۔ تو وہ عیاشیانہ زندگی جو اس وقت مغربی اقوام کی وجہ سے ہمارے ملک میں رائج ہو رہی ہے۔ آپ ہی آپ مٹ جائے گی۔ اور انسان کسی کے کہنے کی وجہ سے نہیں بلکہ خود اپنے نفس کی خواہش کے ماتحت لغویات کو چھوڑ دے گا۔ اور سنجیدہ زندگی بسر کرنے لگ جائے گا اور اس کی زبان میں تاثیر پیدا ہو جائے گی۔ اور اس کا ہمسایہ اس کے رنگ کو اختیار کرنے لگے گا۔ اور عیسائی ہندو اور دوسرے ادیان کے لوگ بھی اسی طرح جس طرح کہ مکہ کے لوگوں نے کہا تھا یہ کہنا شروع کردیں گے کہ لو کانوا مسلمین۔ کاش وہ مسلمان ہوتے۔ اور پھر ہوتے ہوتے یہ قول ان کا مکہ کے لوگوں کی طرح عمل میں بدل جائے گا۔ اور وہ مسلمان ہو جائیں گے۔ کیونکہ کوئی شخص زیادہ دیر تک اچھی بات سے دور نہیں رہ سکتا۔ پہلے رغبت ہوتی ہے۔ پھر لالچ آتی ہے۔ پھر کوشش پیدا ہوتی ہے۔ اور آخر انسان کھچا کھچا اس چیز کی طرف آہی جاتا ہے۔ یہی اب بھی ہوگا۔ پہلے اسلام مسلمانوں کے دلوں میں داخل ہوگا۔ پھر وہ ان کے جسموں پر جاری ہو جائے گا۔ پھر غیر مسلم لوگ خود بخود ایسے کامل مسلمانوں کی نقل کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے۔ اور دنیا مسلمانوں سے بھر جائے گی۔ اور اسلام سے معمور ہو جائے گی۔

اے عزیزو! اس چھوٹے سے مضمون میں میں تفصیلی دلائل بیان نہیں کرسکتا۔ اور احمدیت کے پیغام کی تمام جزئیات کو آپ کے سامنے پیش نہیں کرسکتا۔ میں نے اجمالی طور پر احمدیت کی غرض اور اس کا مقصد آپ لوگوں کے سامنے رکھ دیا ہے۔ اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس مضمون پر غور کریں اور سوچیں کہ دنیا میں کبھی بھی مذہبی تحریکیں صرف دنیوی ذرائع سے غالب نہیں ہوئیں۔ مذہبی تحریکیں اصلاح نفس۔ تبلیغ اور قربانی ہی کے ساتھ ہمیشہ غالب آتی رہی ہیں۔ آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر اس وقت تک جو نہیں ہوا وہ اب بھی نہیں ہوگا۔ اور جس ذریعہ سے آج تک خدا تعالیٰ کے پیغام دنیا میں پھیلتے رہے ہیں۔ اسی طرح اب بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام دنیا میں پھیلے گا۔

پس اپنی جانوں پر رحم کرتے ہوئے اپنی اولادوں پر رحم کرتے ہوئے اپنے خاندانوں اور اپنی قوموں پر رحم کرتے ہوئے اپنے ملک پر رحم کرتے ہوئے خدا کے پیغام کو سننے اور سمجھنے کی کوشش کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے دروازے آپ کے لئے جلد سے جلد کھل جائیں اور اسلام کی ترقی پیچھے نہ پڑتی چلی جائے۔ ابھی بہت کام ہے جو ہم نے کرنا ہے۔ مگر اس کے لئے ہم آپ کی آمد کے منتظر ہیں۔ کیونکہ خدائی ترقیات علاوہ معجزات کے دین کی اشاعت کے ساتھ بھی تعلق رکھتی ہیں۔ آپ آئیں اور اس بوجھ کو ہمارے ساتھ مل کر اٹھائیں۔ جس بوجھ کا اٹھانا اسلام کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ بے شک قربانی اور ایثار اور ملامت اور تعذیب ان سب چیزوں کا دیکھنا اس رستہ میں ضروری ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کی راہ میں موت ہی حقیقی زندگی بخشتی ہے۔ اور اس موت کو اختیار کئے بغیر کوئی شخص خدا تعالیٰ تک نہیں پہونچ سکتا۔ اور اس موت کو اختیار کئے بغیر اسلام بھی غالب نہیں ہوسکتا۔ ہمت کریں اور موت کے اس پیالہ کو منہ سے لگالیں۔ تاکہ ہماری اور آپ کی موت سے اسلام کو زندگی ملے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین پھر تروتازہ ہو جائے۔ اور اس موت کو قبول کرکے ہم بھی اپنے محبوب کی گود میں ابدی زندگی کا لطف اٹھائیں۔

اللھم آمین۔

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد
امام جماعت احمدیہ
اکتوبر ۱۹۴۸ء

اولاد کی تربیت

اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے۔ اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔

آپ الفضل ایسے دینی اخبار کے خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ کو جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کرسکتے ہیں۔

مینیجر الفضل ربوہ

احادیث الرسول

پانچ ارکانِ اسلام اور اُن کے بنیادی مقاصد

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شھادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وحج البیت وصوم رمضان (متفق علیہ)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر رکھی گئی ہے

۱۔ اعتراف کرنا کہ خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔

۲۔ فریضہ نماز باجماعت ادا کرنا

۳۔ زکوٰۃ کی ادائیگی (صاحب نصاب کیلئے)

۴۔ بیت اللہ حج کے لئے جانا جسے مالی استطاعت اور جسمانی صحت ہو۔

۵۔ رمضان کے روزے رکھنا بشرطیکہ وہ عاقل۔ بالغ ہو اور بیمار نہ ہو۔

تشریح:۔ یہ وہ عظیم الشان حدیث ہے جس میں اسلام کے ارکان خمسہ اور بالفاظ دیگر اسلام کے پانچ بنیادی ستونوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ سے مراد حقوق اللہ اور اس کے اوامر واحکام کی اطاعت کرنا ہے تاکہ خدا تعالےٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہو۔ اسلام کا اصل الاصول توحید ہے اور اس امر میں اسلام کو غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ جب تک ایک مسلمان توحید پر ایمان نہ لائے اور وہ ہستی باری تعالےٰ کا معتقد نہ ہو۔ اس وقت تک اس کا کوئی کام بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کے لئے اسوۂ حسنہ اور رحمۃ للعلمین قرار دیا ہے۔ اور آنحضرت کی اتباع اور اس کی خوشنودی ہے۔ چنانچہ فرمایا

ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

کہ اگر تم خدا تعالےٰ سے محبت وعشق کا دعوےٰ کرتے ہو تو اے مسلمانو! تم میری اتباع کرو۔ جس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ تم سے محبت کرے گا۔ الغرض اسلام کا پہلا بنیادی رکن یعنی توحید کا اقرار اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عملی طور پر عشق ومحبت کا اظہار ہے۔

اقام الصلوٰۃ کا مقصد باہمی تنظیم اطاعت۔ مساوات۔ عدل اور خدا تعالےٰ کی عبادت اور اس کے حضور دعا کر کے اپنے اندر غیر معمولی تبدیلی پیدا کرنا ہے۔ آنحضرت نے نماز کے متعلق فرمایا ہے الصلوٰۃ معراج المومن کہ نماز مومن کے لئے بمنزلہ معراج کے ہے۔ جو شخص پانچ وقت نماز پڑھتا ہے وہ گویا پانچ مرتبہ خدا تعالےٰ کے حضور کھڑا ہوتا ہے۔ اس میں غیر معمولی سوز وگداز رقت خشوع وخضوع پیدا ہو کر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا احساس پیدا ہوتا ہے اور انسانی پیدائش کی اصل غرض اس کے سامنے آجاتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خدائی وحی کی روشنی میں الصلوٰۃ کے ساتھ لفظ اقام فرمایا ہے۔ عربی میں اقام الصلوٰۃ کے معنے ہی یہ ہیں۔ کہ نماز کو ہر لحاظ سے اچھی طرح سے اور اس کی پوری شرائط کے ساتھ ادا کیا جائے۔

ایتاء الزکوٰۃ سے مراد قوم کے پسماندہ۔ فقراء۔ مساکین۔ یتامیٰ وغیرہ کے حقوق کی نگرانی کرنا ہے۔ اصول معیشت اور اقتصاد کے مطابق فقراء اور امراء کے درمیان اقتصادی توازن کا ہونا بہت ہی ضروری ہے ورنہ ان کے باہمی تعلقات میں خرابی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ جس قوم کے امراء اور اغنیاء پسماندہ افراد کے حقوق کی نگہبانی نہیں کرتے وہ کبھی بھی امن اور چین کی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ اس قسم کا معاشرہ غیر معمولی اور ناقابل برداشت مصائب سے دوچار ہوتا ہے۔ زکوٰۃ ایک صاحب نصاب مسلمان کو اسراف سے بچاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہوئی خدا تعالےٰ کا مقرب بناتی ہے۔ کیونکہ ایسا شخص خدمت خلق جیسی خوبی سے نوازا جاتا ہے۔

رمضان کے روزوں میں نفس کا جہاد ہے اور ایک مومن کو عملی طور پر اپنے اوپر بعض پابندیاں لگانی پڑتی ہیں۔ صبر اور برداشت کی ٹریننگ سے اس کو فقراء کی خدمت کا موقع نصیب ہوتا ہے خدا تعالےٰ کی لاتعداد نعمتوں کی قدر ہوتی ہے اور ایک روزہ دار مسلمان میں شکر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور شکر ایک ایسا خلق عظیم ہے جس سے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وان شکرتم لازیدنکم

کہ اگر تم قولی اور عملی رنگ میں میرا شکر کرو گے تو میں تم کو مزید انعامات سے نوازوں گا۔

روزہ دار کی دعائیں بہت ہی سنی جاتی ہیں۔

حج میں عالمی اخوت اسلامیہ کا احیاء ہے اور اس کے ذریعہ سے رنگ ونسل کی تمیز کو ختم کیا جاتا ہے۔ فریضہ حج تمام دنیا کے مسلمانوں کے باہمی تعلقات کے قیام میں ممد ہے جس کے ذریعہ سے عالمی اخوت اسلامیہ۔ وحدت ملی اور وحدت فکری کی تکوین مقصود ہے۔

کتنے عظیم الشان یہ پانچ ارکان اسلام ہیں جس کے ذریعہ مسلمان اخلاق حسنہ سے متصف ہو سکتے ہیں۔ حب اللہ اور حب الرسول سے نوازے جا سکتے ہیں۔ اسلامی شوکت وسطوت کو قائم کیا جا سکتا ہے اور اقتصادی وتعمیری ترقی سے مسلمان مالا مال ہو سکتے ہیں اور ان کے باہمی تعلقات مضبوط سے مضبوط تر ہو سکتے ہیں۔ رنگ ونسل کے امتیاز کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ اس قسم کے پرحکمت ارکان اور احکام سے کسی اور مذہب کو نوازا نہیں گیا۔ مبارک ہیں وہ جو ان ارکان کے احکام کو جملہ شرائط اور پابندیوں کے ساتھ ادا کر کے خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرتے ہیں اور اپنے لئے ابدی زندگی کے سامان مہیا کرتے ہیں۔

(۲) کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھو

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحقرن من المعروف شیئًا ولو ان تلقی اخاک بوجہ طلیق۔

ترجمہ:۔ حضرت ابی ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی قسم کی نیکی حقیر مت سمجھو چاہے تو اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ہی ملے۔

تشریح:۔ بعض خوبیاں اور نیکیاں بظاہر معمولی نظر آتی ہیں مگر اپنے ماحول اور دوسروں کے حالات کے پیش نظر ان کی اہمیت۔ دور رس نتائج کی حامل ہوتی ہے۔ یہ حدیث باوجود انتہائی مختصر ہونے کے بہت ہی جامع ہے۔ لفظ معروف مناسب حال اور موقع کے مطابق نیکی کو کہتے ہیں اس لئے عمومی رنگ میں اس حدیث میں نیکی کے وسیع مفہوم کو بیان کیا گیا ہے نیکی اپنی ذات میں کتنی ہی معمولی نظر آئے معاشرہ میں اس کے تعمیری اثرات کا ظاہر ہونا لابدی امر ہے۔ اس حدیث میں فرمایا گیا ہے" کہ چاہے تو اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ہی ملے" یہ خوبی اور صفت معمولی نہیں ہے اس خوبی میں کوئی مالی قربانی اور جسمانی مشقت برداشت نہیں کرنی پڑتی اور نہ ہی اس کے لئے کوئی ذہنی کوفت کا احتمال ہے مگر اس کا فریق ثانی پر نہایت ہی خوشگوار اثر پڑتا ہے اور باہمی تعلقات کے قیام میں خندہ پیشانی اور شیریں بیانی کو بنیادی دخل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشاشت کے متعلق زریں ہدایت دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

" البشاشۃ حبل الودود "

کہ خندہ پیشانی محبت والفت پیدا کرنے کا ذریعہ ہے خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون جیسے جابر شہنشاہ کے سامنے پیش ہوتے وقت فرمایا کہ اس سے "نرم گفتگو کرنا"۔ نفسیاتی لحاظ سے بھی خندہ پیشانی اور بشاشت فریقین کے لئے مفید اور خوشگوار فضا پیدا کرتی ہے۔ بسا اوقات ایک ہی کام ایک شخص کے سپرد کر دیا جاتا ہے وہ اس میں ناکام ہوتا ہے وہی کام دوسرے کے سپرد کیا جاتا ہے وہ صرف خندہ پیشانی۔ بشاشت اور اپنے شیریں انداز بیان و گفتگو سے اس میں نہ صرف کامیاب و کامران ہو کر آتا ہے بلکہ اس کی عزت وتوقیر کی دھاک بیٹھ جاتی ہے۔ حکومتوں کے سفارتی نمائندگان اور ان کے ماتحت عملہ کو یہ بنیادی ہدایت ہوتی ہے کہ ملاقات کرنیوالوں سے چاہے وہ بالمشافہ ہو یا ٹیلیفون پر ہو ان میں یہ خوبی ضرور کارفرما ہونی چاہئے۔ آنحضرت کے اس ارشاد مبارک میں معاشرہ اور افسر و ماتحت کے باہمی تعلقات کے اچھا ہونے پر نہایت ہی زریں ہدایت فرمائی گئی ہے۔ (خاکسار شیخ نور احمد منیر)

لیڈر (بقیہ صہ ۲)

خنزیر خوری اور بت پرستی نعوذ باللہ اسی طرح راہ پا جاتی جس طرح دوسری اقوام میں رائج ہے ـــ یہ الٰہی جماعت کے نمونہ کا ہی اثر ہے کہ اسلامی اقوام ان برائیوں سے بچی ہوئی ہیں۔ پھر مجددین ہر زمانہ میں اپنی جماعتوں کے ذریعہ اس ذہنیت کی تجدید کرتے رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا بھی دعویٰ ہے کہ وہ "الٰہی جماعت" ہے اس کا فرض صرف یہی نہیں ہے کہ وہ اپنی ذات میں ہی نیکی کو قائم کرے بلکہ اس کا فرض یہ بھی ہے کہ وہ دوسروں کے سامنے نمونہ پیش کرے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اس معاملہ میں بھی واقعی "الٰہی جماعتوں" کی صف میں کھڑا ہونے کا اہل ہے۔ چنانچہ بہت سے بظاہر مخالفین نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے اور جماعت احمدیہ کو اسلامی سپرٹ کا ٹھیٹھ نمونہ بیان کیا ہے نہ صرف مسلمانوں نے بلکہ غیر مسلموں نے بھی جماعت احمدیہ کو ایک نمونہ کی جماعت تسلیم کیا ہے۔ ذیل میں ہم ایک تازہ حوالہ اس ضمن میں درج کرتے ہیں۔ "اکالی پتر کا" جالندھر جو سکھوں کا چوٹی کا اخبار ہے اپنے ایک حالیہ اداریہ میں سکھوں کو تلقین کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"سکھو! تبلیغ کرتے ہیں احمدی۔ ان کے مذہبی راہنما کی طرف سے یہ ہدایت ہے کہ ہر ایک احمدی اپنی جائداد کا کم از کم دسواں حصہ اور زیادہ سے زیادہ تیسرا حصہ اسلام کی تبلیغ کے لئے وصیت کرے لنڈن اور جرمنی میں ان لوگوں نے [illegible] مساجد بنائی ہیں۔ اب سوئٹزرلینڈ میں مسجد کیلئے [illegible] جمع کئے جا رہے ہیں اور دھڑا دھڑ جمع ہو رہے ہیں اور مسلمان عورتیں اس فنڈ کے جمع کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں)۔

(ترجمہ از روزنامہ اکالی پترکا جالندھر [illegible])

معاصرین کیا کہتے ہیں :-

٭ کیا یہ سب کافر ہیں ٭ خطرناک اقدام

٭ عربی دعا یو، این، او میں

کیا یہ سب کافر ہیں!

ہفت روزہ چٹان لاہور (۱۵ اکتوبر ۶۲ء) نے مندرجہ بالا عنوان سے ذیل کے حوالے شائع کئے ہیں :-

شاہ اسمٰعیل شہید رح

اسمٰعیل دہلوی رکن ایمان کو محض خبط کہہ کر کافر ہوا جب وہ کافر ہے تو اس کے متبع اس کے معتقد تم اور دیوبندی سب کافر ہوئے (کشف ضلال دیوبند ص ۴۴)

حضرت سیّد احمد شہید رح

سیّد احمد کو عیاری مکاری جعل سازی میں یدِ طولیٰ حاصل تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے بے نیاز اور بے شرم بے غیرت بے حیا اور مسلمانوں کی مفید تحریکوں کو مٹانے والا تھا۔ ص ۲۱

یہ امیر و شہید نہیں بلکہ نباسپتی علمبردار دین اسلام کا غدار۔ علماء سواد اور خدا اور رسول سے بے نیاز ص ۲۷

انگریزوں نے دونوں دین فروشوں کو روپے سے خرید کر اپنے کار خاص کے حصول کی غرض سے چھوڑ رکھا تھا دونوں ملک و قوم کے غدار اور اسلام کے کٹر دشمن تھے ص ۲۵ (تاریخ اعیان وہابیہ ص ۱۸)

نانوتوی، گنگوہی، مدنی، تھانوی

مولانا قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی مولانا خلیل احمد مہاجر مدنی اور مولانا اشرف علی تھانوی سب کے سب کافر و مرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں حسام الحرمین صفحہ ۱۱۳"

(۲) جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔" عرفان شریعت جلد اول ص ۲۴)

مولانا عبد الباری فرنگی محلی

احمد رضا خاں صاحب نے مولانا عبد الباری صاحب فرنگی محلی کی ایک سو ایک وجوہ سے تکفیر کر کے ان سے توبہ کا مطالبہ کیا تھا جس میں ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ اکابر دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے ہیں (ملاحظہ ہو الطاری الداری صفحہ ۱ جلد دوم)

علامہ شبلی

شبلی اعظم گڈھی کے ان اشعار کا کفر یقینی و ارتداد قطعی ہونا مہر نیم روز و ماہ تیم سے بھی زیادہ واضح و روشن ہے۔ (تجانب اہل سنت صفحہ ۲۹۵)

ان کے (یعنی علامہ شبلی کے) قطعی و یقینی کافر و مرتد ہونے میں کچھ شک و شبہ رہ سکتا ہے (تجانب صفحہ ۲۹۶)

مولانا حالی

شبلی و حالی دونوں کے اقوال سے اتنا ضرور ثابت ہو گیا کہ ان دونوں کو گمراہ و بے دین بنانے والی ان دونوں کے دین و ایمان کو مٹانے والی وہی سر سید احمد خاں علی گڈھی کی کافرانہ و ساحرانہ نگاہ تھی۔ تجانب صفحہ ۲۹۸

یہ کفریات ملعونہ وہی ہیں جو امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی نے اپنی ناپاک کتاب تقویۃ الایمان میں بکے۔ (حوالہ مذکور صفحہ ۲۹۸)

حالی نے امام الوہابیہ کی شاگردی میں ان سب کفروں کا حضور اکرم صلے اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر افترا کر دیا حوالہ مذکور ص ۲۹۹

تو اس بے دین قائل (حالی کو) کافر و مرتد ماننا پڑے گا۔ حوالہ مذکور ص ۳۰۲ ۔

علامہ اقبال

ہم نہیں سمجھتے کہ ڈاکٹر (اقبال) صاحب ایسے عقائد رکھتے ہوئے کیسے مسلمان ہیں ان کے اسلام کی حقیقت ہماری سمجھ میں نہیں آتی وہ اپنے گھڑے ہوئے اسلام کی بناء پر مسلمان ہیں۔ تجانب اہل السنۃ صفحہ ۳۲۵

وہ بحکم شریعت مطہرہ یقیناً بے ایمان و بے دین ہے۔ تجانب ص ۳۳۴

سر سید مرحوم

سر سیّد ایک خبیث مرتد تھا جو اس کے کفر یا ارتداد میں شک کرے وہ خود کافر و مرتد ہو جاتا ہے اور اگر بے توبہ مرا تو مستحق عذاب ابدی ہے۔ تجانب اہل السنۃ صفحہ ۸۵-۸۶

خواجہ حسن نظامی

خواجگی کے دعویدار کفر کی تبلیغ کے ٹھیکیدار اسلام کی مخالفت کے علمبردار کرشن کنہیا کے امتی مسٹر جٹا دعماری خواجہ حسن نظامی دہلوی مسلمانو! کیا اب بھی حسن نظامی کے کافر۔ مرتد۔ منافق ملحد۔ زندیق۔ بے دین ہونے میں کچھ شک رہ سکتا ہے بحکم شریعت مطہرہ حسن نظامی سے بڑھ کر ڈبل کافر کون ہوگا۔ تجانب ص ۱۴۶-۱۵۰

مولانا ابو الکلام آزاد

ابو الکلام آزاد۔ عبد الشکور کاکوروی،

حسین احمد (مدنی) — اجودھیا باشی شبلیر دیوبندی - عطاء اللہ بخاری۔ حبیب الرحمٰن لدھیانوی احمد سعید دہلوی۔ کفایت اللہ یہ سب مرتد بے دین اور کافر ہیں۔

تجانب اہل السنۃ صفحہ ۱۶۸-۱۷۶ ۱۷۷

قائد اعظم

مسٹر جناح بحکم شریعت اپنے ان عقائد کفریہ قطعیہ خبیثہ کی بنا پر قطعی مرتد اور خارج از اسلام ہے جو شخص اس کے کفر وں پر مطلع ہونے کے بعد اس کو مسلمان جانے یا اس کے کافر و مرتد ہونے میں شک رکھے یا اس کو کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر۔ مرتد اور شر النار اور بے توبہ مرا تو مستحق لعنت!!

تجانب صفحہ ۱۲۲ -

چٹان ۱۵ ، اکتوبر ۶۲ء

خطرناک اقدام

تحریک ختم نبوت ابھی کل کا واقعہ ہے جس کی حقیقت اور سرگذشت سے پاکستان کا بچہ بچہ واقف ہے اگرچہ اس کی کیفیات کا اعادہ سود مند نہیں لیکن دور حاضرہ کے واقعات سے اس کا تقابل ضروری ہے تحریک مذکورہ کی ابتدا اخبارات کے مضامین شائع کرنے سے ہوئی بڑے بڑے علمی مضامین شائع کئے گئے آیات قرآنی و احادیث نبوی سے مسئلہ ختم نبوت پر سیر حاصل بحثیں کی گئیں اس کے بعد جلسوں کی نوبت آئی بڑے بڑے سائز کے اشتہارات اور پوسٹر نکالے گئے شمع نبوت کے پروانوں کے ایمان کو تازہ کیا گیا دس دس بیس بیس ہزار مسلمانوں کے مجمع عام میں تقریریں ہوئیں منبروں پر ایسے ایسے فرشتہ صورت انسان کھڑے کئے گئے کہ ان کی زیارت کرتے ہی نعرہ ہائے تکبیر سے سٹیج گونج اٹھتا ان فرشتگان خدا نے جس لب و لہجہ میں تلاوت قرآن پاک فرمائی سبحان اللہ فدائیان رسالت کے کانوں میں آج تک اس کی کیفیت اور دماغوں میں کیف عرفان موجود ہے رس بھری آواز اور مست آنکھوں سے) ماکان محمد ابا احد

من رجالکم ولکن

رسول اللہ وخاتم النبیین

(نعرہ تکبیر) اللہ اکبر (نعرہ رسالت)

یا رسول اللہ اس کے بعد حدیث لانبی بعدی کی تشریح کہ ایک ایک جلسہ میں سارے صحاح ستہ کا دور ختم ہوتا اب یہ تحریک بازاروں کوچوں اور محلوں میں پہنچی ہر زن و مرد بچہ بوڑھا گھر میں بیٹھے راہ چلتے "ختم نبوت" پر کٹ مرنے کو تیار نظر آتا تھا ہماری آنکھوں نے دیکھا کہ تھوڑے ہی دنوں میں اس پاک مقدس اور عین اسلامی تحریک نے اپنے اصلی مقام پر پہنچ کر ریل کی پٹریاں اکھاڑنی شروع کر دیں اور لوگوں کو ریلوے کا دشمن بنا کر صراط مستقیم پر چلانا چاہا دنیا برباد ہوئی عزا و عوام تباہ ہوئے شرفاء کا ننگ و ناموس خطرہ میں پڑ گیا مکان جلائے گئے جائدادیں تباہ ہو گئیں ملک کو کروڑوں کا نقصان اٹھانا پڑا اور کرۂ ارض میں ملت اسلامیہ بدنام ہوئی بے شمار مسلمان گولیوں کا شکار ہوئے اور خود ذمہ داران حکومت کے لئے بغیر مارشل لاء نافذ کئے فتنہ کا فرو کرنا محال ہو گیا آخر کار گرفتاریاں ہوئیں سپیشل عدالتوں میں مقدمات چلائے گئے سزائیں ہوئیں اور ہر مقام پر یہ مصرعہ پڑھا جانے لگا ع

یہاں کے مانند آں رازے کزو سازند محفلہا

کہیں ثابت ہوا کہ مولانا نے دو ہزار لیا تھا فلاں فرشتہ صورت /۵۰ روپیہ روزانہ لیا کرتے تھے فلاں سرکاری ڈپٹی کے علاوہ ایک ہزار روپیہ نقد پر ملازم تھے بڑے بڑے اخبار نویسوں نے تو بیس ہزار سے ستر ہزار تک ہاتھ مارلئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

دنیا میں کوئی ذی شعور انسان نہ ہوگا جو تحریک ختم نبوت کے واقعات سے متاثر نہ ہوا ہو اور اس پر ملا ازم کے کیریکٹر کا پورا پورا اندازہ نہ لگا چکا ہو لیکن حیرت بالائے حیرت ہے کہ انسان واللہ اعلم فطرتاً کیا چیز پیدا ہوئی ہے کہ ایسے قیامت خیز واقعات کے یکسر فراموش کرنے میں عار نہیں یہ انسان نما وحشی کتاب عبرت سے سبق حاصل کرنے کی بجائے پھر اسی پھٹے میں ٹانگ اڑا دیتا ہے جہاں اسے ضرورت سے زیادہ ذلیل و خوار کیا گیا ہو (شیعہ اخبار نجف بحوالہ رفتار زمانہ لاہور)

عربی دعا یو این او میں

نیویارک ۱۹ ستمبر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے آج شب میں اپنا عہدہ سنبھالا تو انھوں نے عربی زبان میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ عقل و فہم عطا کرے اور رواداری کیساتھ کام کرنے کی توفیق دے۔

خدائے تعالیٰ سے دعا اور وہ بھی عربی میں جو عجب نہیں کہ قرآنی آیتوں پر شامل ہو! — اقوام متحدہ کی کرسی صدارت کو اس سے پہلے کبھی کبھی اس کا اتفاق ہوا ہوگا! — بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے وہ جب اور جس سے اور جہاں چاہے اپنے نام کی پکار کرا دے!

(صدق جدید ۵ اکتوبر ۶۲ء)

سالانہ اجتماع انصاراللہ

مدت سے جن ایام کا شدت سے انتظار کیا جا رہا تھا وہ قریب سے قریب تر آ رہے ہیں ۲۶ تا ۲۸ اکتوبر کو ہم اپنے مقدس اجتماع میں انشاءاللہ دعاؤں ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے مخصوص ماحول میں بزرگان و علماء سلسلہ کے روح پرور اقوال سے مستفیض ہو سکیں گے اور اسلامی تعلیم کی روشنی میں ہمیں اپنے نفس کے محاسبہ کا موقعہ میسر آئے گا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ اس بابرکت اجتماع میں ضرور شامل ہو لعض ملازم حضرات کے لئے رخصت کا نہ ملنا اجتماع میں شمولیت کے لئے روک بن جاتا ہے امسال حسن اتفاق سے ۲۷ اکتوبر کو بروز ہفتہ یوم انقلاب اور ۲۸ اکتوبر کو اتوار کی تعطیل ہو گی صرف ایک دن یعنی جمعہ کی رخصت درکار ہو گی ملازم حضرات اس سہولت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش فرماویں اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے بابرکت اجتماع میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

نمائندگان مجلس شوریٰ انصاراللہ

مجلس انصاراللہ کی شوریٰ کے لئے جو نمائندگان منتخب ہوئے ہیں وہ ازراہ کرم اجتماع میں شمولیت سے قبل اس امر کا جائزہ لیں کہ

۱۔ کیا ان کی مجلس کا بجٹ مرکز میں پہنچ چکا ہے

۲۔ اور کیا بجٹ کے مطابق وصولی ہو چکی ہے (چندہ مجلس ۱/۶ کے علاوہ اشاعت لٹریچر اور سالانہ اجتماع کے چندے نیز تعمیر فنڈ سو فیصدی وصول ہونا چاہیئے۔)

۳۔ لیکن اگر ان کی مجلس بقایا دار ہے تو بقایا کی وصولی کے لئے انھوں نے کیا انتظام کیا ہے،

(قائد مال انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

امانت تحریک جدید کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ارشاد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "امانت تحریک جدید فنڈ" کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ:-

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت تحریک جدید میں رکھوائیں میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

احباب جماعت حضور کے ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (خاکسار افسر امانت تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

میری لڑکی ثمینہ یاسمین کی ایف اے میں کمپارٹمنٹ آئی ہے میرے لڑکے محمد ارشاد نے ایم کام کے فائنل امتحان میں سیکنڈ ڈویژن حاصل کی ہے احباب لڑکی کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں اور لڑکے کیلئے بھی دعا فرماویں کہ اللہ یہ کامیابی مبارک کرے۔ (چوہدری محمد حسین آف گوالمنڈی لاہور)

۲۔ میری اہلیہ سارہ بیگم ہاتھوں پر چنبل کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین نیز اگر کسی صاحب کو چنبل کا مجرب نسخہ یاد ہو تو خاکسار کو مطلع فرمائیں (چوہدری محمد طفیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کھرڑیانوالہ ضلع لائل پور)

۳۔ خاکسار کی لڑکی نصرت پروین دو ہفتہ سے سر درد کے عارضہ میں مبتلا ہے قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کامل و عاجل عطا کرے آمین (خاکسار محمد یعقوب کھرڑیانوالہ مربعہ ۸۰ ضلع لائل پور)

۴۔ میرے محترم خسر حافظ محمود الحق صاحب کپور تھلوی سخت بیمار رہے ہیں اور میو ہسپتال میں داخل ہیں ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے (خاکسار عبدالرحمٰن عابد ہیڈن روڈ لاہور)

۵۔ محترمہ ارجمند بیگم صاحبہ بنت قریشی محمد شفیع صاحب کی نیز ان کے بچہ کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے انھوں نے محلہ دارالرحمت وسطی کی مسجد کے لئے مبلغ پندرہ روپے عطا فرمائے ہیں

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

سیدنا حضرت اقدس خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے اس سلسلہ میں جن مخلصین نے پانچ یا پانچ روپیہ سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہے فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۶۱۱	مکرم جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کامٹی کراچی شہر	.. — ۵۰ روپے
۶۱۲	″ منیر احمد صاحب پشاور شہر	.. — ۵ ″
۶۱۳	احباب جماعت احمدیہ چک ۱۳۱ گوکھووال ضلع لائل پور بذریعہ بابو محمد لطیف صاحب	.. — ۵ ″
۶۱۴	احباب جماعت احمدیہ عارف والہ ضلع منٹگمری بذریعہ مکرم چوہدری عزیز اللہ صاحب	.. — ۱۰ ″
۶۱۵	محترمہ نسیم سرور صاحبہ ڈگری ضلع تھر پارکر (سابق سندھ)	.. — ۵ ″
۶۱۶	″ سیدہ سلیمہ بیگم صاحبہ جھنگ صدر بذریعہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ	.. — ۵ ″
۶۱۷	احباب جماعت احمدیہ مورو سندھ بذریعہ مکرم مولوی برکت اللہ صاحب	.. — ۵ ″
۶۱۸	محترمہ بیگم محمد اسحاق صاحب، ڈھاکہ مشرقی پاکستان	.. — ۵ ″
۶۱۹	احباب جماعت احمدیہ لائل پور بذریعہ مکرم شیخ محمد یوسف صاحب	.. — ۲۵ ″
۶۲۰	محترمہ امۃ العزیز صاحبہ ارشد ربوہ	.. — ۵ ″
۶۲۱	″ نور صفیہ صاحبہ کوئٹہ بذریعہ مکرم شیخ عبدالخالق صاحب ربوہ	.. — ۱۰ ″
۶۲۲	احباب جماعت احمدیہ قصور بذریعہ مکرم خواجہ محمد عثمان صاحب	۱۳ — ۸۱ ″
۶۲۳	مکرم جناب فاروق احمد صاحب سوداگر چرم میہڑ ضلع دادو سندھ	.. — ۵ ″
۶۲۴	″ محمد اسماعیل صاحب چک ۸۴ الف بہاولپور	.. — ۵ ″
۶۲۵	″ چوہدری غلام رسول صاحب تتو کی ضلع لاہور	.. — ۵۰ ″
۶۲۶	″ محمد بشیر صاحب باجوہ چک ۱۰۳/۶ R بہاولپور	.. — ۱۰ ″
۶۲۷	″ مرزا محمود احمد صاحب نارووال ضلع سیالکوٹ	.. — ۵ ″
۶۲۸	″ پیر نیاز احمد صاحب اچھرہ لاہور	.. — ۵ ″
۶۲۹	محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد منیر صاحب ریلوے روڈ لاہور	.. — ۵ ″
۶۳۰	احباب جماعت احمدیہ شیخوپورہ بذریعہ مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب	.. — ۷ ″

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ھل جزاء الاحسان الا الاحسان

مرحوم محسنوں کے لئے ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں

فہرست ۴۵:

ذیل میں ان مخلص بھائیوں اور بہنوں کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جنھوں نے اپنے مرحوم بزرگوں کو ایصال ثواب کی غرض سے تعمیر مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) میں کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرمایا ہے فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات کو بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام بخشے آمین)

۲۰۱	محترمہ سیدہ طیبہ صدیقہ صاحبہ بیگم نواب مسعود احمد خاں صاحب ربوہ منجانب والد محترم حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	.. — ۱۵۰ روپے
۲۰۲	مکرم جناب صدر الدین صاحب کھوکھر کراچی منجانب محترمہ چچی صاحبہ مرحومہ زوجہ مکرم قائم الدین صاحب	.. — ۱۵۰ ″
۲۰۳	مکرم میجر حمید احمد صاحب مقیم دارالصدر غربی ربوہ منجانب والدہ ماجدہ صاحبہ مرحومہ	.. — ۱۵۰ ″
۲۰۴	مکرم ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی دارالرحمت وسطی ربوہ منجانب مرحوم دادا صاحب دادی صاحبہ و نانا صاحب و نانی صاحبہ مرحومین	.. — ۱۵۰ ″

(وکیل المال اول تحریک جدید)

۲۰۴۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے (خاکسار محمد شفیع (نوشہروی) صدر دارالرحمت وسطی ربوہ)

۶۔ سید شوکت علی صاحب احمد پور شرقیہ کی لڑکی کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے آمین (محمد سلیمان دفتر الفرقان ربوہ)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۹ روپے

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمادیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۸۴۳ :- میں سعیدہ خالدہ زوجہ محمد یوسف سلیم درقف زندگی قوم ساہی جاٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ر جولائی سنہ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیورات طلائی از قسم کانٹے وزنی سوا تولہ۔ کانٹی ڈیڑھ تولہ۔ انگوٹھی تین عدد وزنی ایک تولہ تا ہیں وزنی اٹھ ماشہ کل ۵ تولہ ۸ ماشہ مالیت پانچ صد اسی روپے ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت -/۳۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازندگی اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کردوں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ :- سعیدہ خالدہ زوجہ محمد یوسف سلیم صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ
گواہ شد :- محمد یوسف خاوند موصیہ موصی وصیت نمبر ۱۳۹۳۳ جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔
گواہ شد :- محمد سعید انسپکٹر بیت المال والد موصیہ وصیت نمبر ۹۴۴۶

نمبر ۱۶۸۴۴ :- میں عائشہ بی بی بیوہ ملک محمد شفیع صاحب مرحوم قوم ملک کشمیری پیشہ خانہ داری عمر تقریباً پینسٹھ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۲۰ء ساکن جوندہ ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴ر جولائی سنہ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے دسواں حصہ ۱/۱۰ کی وصیت کرتی ہوں (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی اس طرح اگر آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو تو اس کی اطلاع بھی دیتی رہوں گی (۳) اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے دسویں حصہ (۱/۱۰) کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ میرا مہر مبلغ دو صد روپیہ جو اپنے خاوند سے وصول کرچکی ہوں۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں ایک جوڑی کڑے طلائی وزن تین تولے جن کی قیمت اندازاً -/۳۹۳ روپے ہے کل مبلغ -/۵۹۳ روپے بنتے ہیں۔ ان کے بھی دسواں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے خاوند مرحوم کے ترکہ مکان سے -/۸/۲۱۲ ورثہ میں ملا ہے۔ اس کے بھی دسواں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ الامۃ :- نشان انگوٹھا عائشہ بی بی۔
گواہ شد :- محمد وارث سیکرٹری تبلیغ جوندہ۔ گواہ شد :- محمد سعید انسپکٹر بیت المال ربوہ۔

نمبر ۱۶۸۴۵ :- میں مبارکہ بیگم زوجہ ابو الخالد صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ڈاک خانہ دھکا مارا ضلع دیناج پور صوبہ مشرقی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۷/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار ایک روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ میرے زیور تفصیل ذیل ہیں :- انگوٹھی طلائی ایک عدد وزنی ۱/۴ تولہ۔ بالی طلائی جوڑا وزن ۱/۴ تولہ۔ چوڑیاں آٹھ عدد وزن ۲/۴ تولہ۔ جھومکا ایک جوڑا وزن ۱/۲ تولہ۔ کل وزن ۱/۴ ۳ تولہ جملہ وزن ۱/۴ ۳ تولہ قیمت -/۲۳۴ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی —— اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط
ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ :- مبارکہ بیگم۔ گواہ شد :- ابو الخالد۔ گواہ شد :- Ismail Bokhari Mualim Wakfe Jadid

نمبر ۱۶۸۴۶ :- میں ذکیہ رحمان بی۔اے بنت ٹھیکیدار عبد الرحمن مرحوم قوم راجپوت لون پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن رحیم یار خاں صوبہ پنجاب مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ ؍ ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرے پاس حسب ذیل زیور ہے۔ اس کے علاوہ دس روپے بطور جیب خرچ مجھے بھائی کی طرف سے ملتا ہے۔

١ - چوڑیاں طلائی وزن پونے دو تولے قیمت .. — ۲۰۰ روپے
۲ - بالیاں طلائی وزن ۷ ماشے قیمت .. — ۸۴ روپے
۳ - انگوٹھی طلائی وزن ۴ ماشے قیمت .. — ۵۰ روپے
۴ - گھڑی ایک عدد قیمت .. — ۱۲۵ روپے ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر کوئی اور آمد یا جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ الامۃ :- ذکیہ رحمان بنت ٹھیکیدار عبد الرحمن مرحوم معرفت اے۔ آر۔ ارشد۔ لیبور برادرز رحیم یار خان۔ گواہ شد :- رشید احمد قریشی قائد ضلع خدام الاحمدیہ رحیم یار خاں (۲) گواہ شد :- عبد الرشید ارشد برادر ذکیہ رحمان لیبور برادرز پاکستان لمیٹڈ رحیم یار خاں۔

نمبر ۱۶۸۴۷ :- میں منظور بیگم زوجہ چوہدری نصر اللہ خاں قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲-C گورنمنٹ چوہڑجی کوارٹرز لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵ر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ ١ - نصف مربع زمین جو بسر دست مشترکہ ہے اس کی موجودہ قیمت اندازاً ۲۰ ہزار روپیہ ہے۔ یہ چک نمبر ۹ شمالی موضع بچن تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں واقع ہے ۲ - حق مہر مبلغ -/۲۰۰۰ جو شوہر چوہدری نصر اللہ خاں صاحب سے واجب الادا ہے۔ وزنی ۶ ماشے طلائی جن کی موجودہ قیمت اندازاً اسی روپے ہے —— کل جائیداد -/۲۲۸۰۰ بنتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے گا۔ تو مجلس کارپرداز کو اطلاع دوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز چونکہ میری وفات پر ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔
الامۃ :- منظور بیگم۔ گواہ شد :- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ انسپکٹر وصایا کارکن وصیت ربوہ۔ گواہ شد :- چوہدری شریف احمد ولد چوہدری غلام احمد سمن آباد لاہور۔

نمبر ۱۶۸۴۸ :- میں حمیدہ بیگم زوجہ ڈاکٹر گل حسن پیرزادہ قوم لسمدان راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷ر جولائی سنہ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ تین ہزار روپیہ صرف (۳۰۰۰ روپیہ صرف) بذمہ خاوند۔ زیور کوئی نہیں۔ ایک عدد مشین سنگر پرانی قیمتی -/۱۵۰ روپیہ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں میں اپنے حق مہر مبلغ -/۳۰۰۰ روپیہ + -/۱۵۰ روپیہ = ۳۱۵۰ روپے کے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ الامۃ :- حمیدہ بیگم زوجہ ڈاکٹر گل حسن پیرزادہ۔ گواہ شد :- غلام باری سیف
گواہ شد :- محمد احمد فیکٹری ایریا ربوہ

مقصد زندگی — و — احکام ربانی
اسّی صفحہ کا رسالہ — کارڈ آنے پر مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کا افتتاحی اجلاس (بقیہ صفحہ اوّل)

اور ابن امر کی آئینہ دار تھی کہ اس سال نہ صرف مجلس مرکزیہ کے جملہ شعبہ جات میں پہلے کی نسبت زیادہ کام ہوا بلکہ مجلس مرکزیہ کی زیر ہدایت بیرونی مجالس میں بھی خدا کے فضل سے زیادہ بیداری اور مستعدی کے ساتھ مفوضہ فرائض بجا لانے کے خوشکن آثار ظاہر ہوئے رپورٹ میں آپ نے شعبہ مال کے تحت بتایا کہ امسال مجموعی لحاظ سے چندوں کی آمد سال گذشتہ کی نسبت قریباً دوگنی ہو گئی ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ اگر توفیق و تائید الٰہی ترقی کی رفتار یہی رہی تو خدا تعالیٰ کے فضل سے جلد ہی مجلس مرکزیہ کی آمد اتنی ہو جائے گی کہ روپے کی کمی کے باعث کوئی کام نہیں چھوڑا جائے گا۔ اس ضمن میں آپ نے نہایت ذمہ داری سے اپنے فرائض ادا کرنے پر مکرم حمید اللہ صاحب مہتمم مال کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور مزید توفیق عطا فرمائے۔ اسی طرح آپ نے ہال تعمیر کرنے کے انتظامات مخلوق خدا کے ساتھ ہمدردی اور ان کی ہر ممکن خدمت بجا لانے کی مساعی، علاقائی نظاموں کی کارگزاری، مختلف اضلاع میں تربیتی کلاسوں اور اجتماعات کے انعقاد نیز تعلیم، تجنید صحت جسمانی، اصلاح و ارشاد، تحریک جدید اور اشاعت وغیرہ کے شعبہ جات کے تحت ہونیوالے کاموں کی بعض خوشکن تفصیلات پر بھی روشنی ڈالی۔

سالانہ رپورٹ پیش کرنے کے بعد آپ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں سالانہ اجتماع کا افتتاح فرمانے کی درخواست کی۔

حضرت میاں صاحب مدظلہ کا ایمان افروز خطاب

بعد ازاں حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے ناسازیٔ طبع کے باعث کرسی پر بیٹھ کر ہی خدام کو ایک نہایت ایمان افروز اور روح پرور خطاب سے نوازا جس میں آپ نے انہیں ان کے مفوضہ فرائض کے تعلق میں نہایت ہی قیمتی اور زریں ہدایات دینے کے علاوہ روحانی اور اخلاقی ترقی کے ضمن میں انہیں خاص طور پر تین امور کی طرف توجہ دلائی ان میں سے سب سے پہلے آپ نے خدا تعالیٰ کے ساتھ ذاتی رابطہ اور تعلق پیدا کرنے اور اس کے ساتھ اس طرح لپٹا رہنے کی تلقین فرمائی جس طرح ایک بچہ اپنی ماں کے ساتھ لپٹا رہتا ہے اس ضمن میں آپ نے فرمایا کہ نمازوں کی پابندی اور نمازوں میں خشوع و خضوع کے ساتھ دعاؤں کی عادت پیدا کرنا کامیابی کی کلید ہے۔

دوسرے آپ نے نظام کا پورا پورا احترام کرنے اور اپنے عمل سے اس کا ثبوت دینے کی اہمیت پر زور دیا اور اس ضمن میں فرمایا کہ جس نظام کے ساتھ تم لوگ پروئے گئے ہو یعنی جماعت احمدیہ کا الٰہی نظام جو دنیا میں نیکی کو ترقی دینے اور اسلام کو غالب کرنے کے لئے خدا کی طرف سے پیدا کیا گیا ہے اس کی اعانت اور مدد کے لئے ضرور اپنی حیثیت کے مطابق اپنی آمدنی میں سے یا اگر تم طالب علم ہو تو اپنے جیب خرچ میں سے چندہ دیتے رہو جو شخص احمدی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور پھر اسلام کی اعانت میں کوئی عملی قدم نہیں اٹھاتا وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے اور خدا کے سامنے جوابدہ ہوگا۔

تیسری بات جس پر حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے خاص زور دیا وہ اپنے اندر سچ بولنے کی عادت اور اپنے اعمال میں دیانتداری کی روح پیدا کرنا ہے آپ نے فرمایا یہ دونوں اخلاق انسان کا بہترین زیور ہیں اور ایسا انسان خواہ امیر ہو یا غریب، کمزور ہو یا طاقتور اس کی گردن کسی شخص کے سامنے اور کسی مجلس میں نیچی نہیں ہو سکتی پس ہمیشہ سچ بولو اور صداقت کو اپنا وطیرہ بناؤ اور ہمیشہ دیانتدار رہو اور کسی سے دھوکہ نہ کرو اور خیانت سے یوں بھاگو جیسے کہ ایک ہوشمند انسان زہریلے سانپ سے بھاگتا ہے۔

ان زریں نصائح کے علاوہ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے ترقی کے اصول، دینی علوم کی تحصیل اور ان کے تین بنیادی خزانوں، تربیتی اجتماعوں، تقریر و تحریر کے مقابلوں، فیشن پرستی کی وبا سے اجتناب سادہ زندگی، ورزش جسمانی، فرسٹ ایڈ ٹریننگ خدمت خلق، وقف زندگی، اطفال الاحمدیہ کی تربیت اور فریضۂ تبلیغ کے ضمن میں خدام کو نہایت درجہ بیش قیمت ہدایات سے نواز کر انہیں ترقی کی راہ پر گامزن ہونے اور عزم و استقلال کے ساتھ آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جانے کی تلقین فرمائی۔ آپ کا یہ روح پرور خطاب حقائق و معارف اور زریں ہدایات و نصائح کا ایک بیش بہا خزینہ تھا۔ اس کا مکمل متن افادۂ احباب کی غرض سے کسی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا۔

اجتماعی دعا

اس روح پرور افتتاحی خطاب کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا آؤ اب ہم مل کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر طرح سے مبارک کرے جو مشورے یہاں کئے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان میں برکت ڈالے اور انہیں اسلام اور احمدیت کے لئے مفید اور نتیجہ خیز بنائے اور ہمیشہ ہی ہم کو صراط مستقیم پر گامزن رکھ کر ترقی کی طرف بڑھاتا چلا جائے۔

اس کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ خدام اور دیگر احباب شریک ہوئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اجتماع کا افتتاح عمل میں آیا۔

گرافس کی نمائش

اجتماعی دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے محترم جناب سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ کی معیت میں گرافس کی اس نمائش کا معائنہ فرمایا جو مجلس مرکزیہ کی طرف سے اجتماع کے موقعہ پر ترتیب دی گئی ہے۔ (دریں اثنا اجتماع کے افتتاحی اجلاس کی بقیہ کارروائی جاری رہی جس کا خلاصہ آئندہ اشاعت میں پیش کیا جائے گا) اس نمائش میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک سابقہ ارشاد کی تعمیل میں ایسے گرافس اور نقشہ جات پیش کئے گئے ہیں۔ جن پر ایک نگاہ ڈالنے سے ہر شعبہ کی رفتار ترقی معلوم کی جا سکتی ہے یعنی یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ خدام اپنی ان مساعی میں آگے بڑھ رہے ہیں یا پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ کسی خاص شعبہ میں ان کے بڑھنے یا پیچھے ہٹنے کی رفتار کیا ہے اور اس کی وجوہات کیا ہیں۔ یہ جملہ چارٹس اور گرافس ربوہ کے ایک خادم جناب حمید اللہ خاں صاحب نے بہت محنت اور شوق سے تیار کئے ہیں۔

ان چارٹس اور گرافس کو ملاحظہ فرمانے اور ان کے متعلق ضروری ہدایات دینے کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی موٹر کار کے ذریعہ مقام اجتماع سے واپس تشریف لے گئے۔

اطفال الاحمدیہ کا اجتماع

خدام کے اجتماع کے ساتھ ساتھ اطفال الاحمدیہ کا اجتماع بھی منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجتماع کے انعقاد کا اہتمام دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے احاطہ میں کیا گیا ہے ان کے اجتماع میں ۸۱۶ مقامی اور بیرونی اطفال شرکت کر رہے ہیں۔ ان میں سے ۷۰۰ اطفال مقامی ہیں اور ۱۱۶ بیرونی مجالس سے تعلق رکھتے ہیں۔

تعلیم الاسلام کالج یونین کی افتتاحی تقریب

تعلیم الاسلام کالج یونین کی افتتاحی تقریب مورخہ ۲۳ر اکتوبر بروز منگل انعقاد پذیر ہو رہی ہے۔ یونین کے جملہ عہدیداران اپنی یونیفارم (شیروانی اور شلوار) میں مورخہ ۲۲ر اکتوبر بروز سوموار بوقت چار بجے شام دفتر کالج یونین میں رہرسل کے لئے پہنچ جائیں۔ م

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کا دوسرا دن

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے صدارت فرمائی

ربوہ ۲۰ر اکتوبر۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع آج صبح ۸½ بجے شروع ہوا۔ صدارت کے فرائض حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ادا فرمائے۔ اجلاس کے شروع میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام ٹیپ ریکارڈ کیا ہوا سنایا گیا۔ حضور ایدہ اللہ کے اس روح پرور پیغام کا مکمل متن انشاء اللہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا۔

لجنہ اماء اللہ کے اجتماع میں لجنہ اماء اللہ ربوہ کی مقامی ممبرات کے علاوہ ۳۳ بیرونی لجنات کی ۲۷ نمائندہ ممبرات شرکت کر رہی ہیں یہ اجتماع ۲۱ اکتوبر تک جاری رہے گا۔

اخبار احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

احباب کو ان کے اہم فرائض کی طرف توجہ دلائی اور اس ضمن میں دیگر مکروہات سے بچنے کے ساتھ ساتھ خاص طور پر سگریٹ اور تمباکو نوشی سے بچنے کی پرزور تلقین فرمائی۔

بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ خطبہ سے متاثر ہو کر مکرم سید سردار احمد شاہ صاحب آف شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ اور محمد اعظم صاحب دوکاندار سگریٹ اور حقہ نوشی سے توبہ کر لی اور مسجد سے باہر آتے ہی سگریٹ کی ڈبیا توڑ مروڑ کر پھینک دی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان ہر دو احباب کو استقامت عطا فرمائے اور ان دیگر دوستوں کو بھی جو سگریٹ یا حقہ نوشی کے عادی ہیں اس عادت کو ترک کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

ربوہ ۱۹ر اکتوبر۔ مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب ابن حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب مرحوم کل مورخہ ۱۸ر اکتوبر کی شام کو سکندر آباد دکن (بھارت) سے ربوہ پہنچے۔ یہاں پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

---

۴ کالج یونین کے سٹیورڈز (Stewards) بھی وقت مقررہ پر ریہرسل کے لئے آ جائیں۔

ارشد ترمذی سٹوڈنٹ پریذیڈنٹ
تعلیم الاسلام کالج یونین